انساب الاشراف للبلاذری میں نسب نامہ نبوی: ایک تجزیاتی مطالعہ

Genealogical Tree of the Holy Prophetﷺ in ānsāb āl-āšrāf llblāḏry: An Analytical Study

Dr. Munir Ahmed Qazi
Assistant Professor, Govt. Degree College, Samahni Bhimber Azad Kashmir: maqazi79@gmail.com

ABSTRACT
Ānsāb āl-āšrāf is one of the most prominent works of Ahmad Bin Yahya Bin Jabir al-Baladhuri, a Muslim historiographer and biographer of third century (Hijri). The book is a detailed study of genealogies of Arab dynasities with special reference to the Holy Prophet Muhammad .ﷺThis article is an anylitical study of the genealogical tree of Holy Prophet Muhammadﷺ with special reference to Ānsāb āl-āšrāf. It discusses in detail the differences of names and surnames of the fathers of Holy Prohet ﷺ as are mentioned in this book. It sheds light on how Baladhuri divides the complete genealogical tree of Holy Prophet ,ﷺhow he differs with other historians how he argues and proves his opinion. In addition to it , opinions of other biographers such as Ibn e Ihaq, Ibn e Hisham, Musaab al-blāḏry, Ibn e Hazam are mentioned and analysed.Imam Bilaziri has divided the genealogy of the Prophet ﷺ into three parts. In the opinion of Imam Bilaziri, the first and third parts of the genealogy of the Prophet (PBUH) are agreed upon by the scholars of genealogy. However, there is disagreement among the genealogists in the second part (Adnan to Ismail). Imam Bilaziri followed the popular scholars of genealogy.

Keywords: Baladhuri, Genealogical Tree, History of Islam, Seerah, Biography of Prophet Muhammad (PBUH), Ansab-ul-Ashraf.

امام احمد بن یحیی بلاذری کی انساب الاشراف اپنی نوعیت، ترتیب اور تقسیم مضامین کے اعتبار سے ایک منفرد تالیف ہے۔ یہ کتاب من وجہ تاریخ اور سیرت کی کتاب ہے اور من وجہ انساب کی کتاب ہے۔ امام بلاذری نے اس کا آغاز حضرت نوح علیہ السلام کے نسب سے کیا اور اس سلسلہ نسب کو اختصار سے حضرت آدم علیہ السلام سے ملا دیا ہے۔

نوح عليه السلام بن لامك بن متوشلخ بن أخنوخ- وهو إدريس عليه السلام بن يارد بن مهلائيل بن قينان بن أنوش بن شيث بن آدم[1]

[1]۔ بلاذری، احمد بن یحیی بن جابر، انساب الاشراف، تحقیق: محمد تامر، دارالکتب العلمیة، بیروت: 2011ء، ج1، ص:17
blāḏry, āḥmd bn yḥyā bn ğābr, ānsāb āl-āšrāf, tḥqyq: mḥmd tāmr, dār āl-ktb ālʿlmyh, byrwt:2011ʾ,vol.1, P.17

بعد ازاں نوح علیہ السلام کی اولاد کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے نسب کو عدنان تک بیان کیا ہے۔ پھر فرداً فرداً نبی کریم ﷺ کے آباء و اجداد کا کہیں اجمال اور کہیں تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔ اس ضمن میں بعض افراد کے اسماء اور القاب اور ان کی وجہ تسمیہ ذکر کی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے آباء و اجداد میں قصی، ہاشم اور عبد المطلب کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ تا آنکہ آپ کی ولادت باسعادت کا ذکر شامل کر دیا ہے بعد ازاں ایک پوری جلد کو آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کے ساتھ خاص کیا ہے۔

ولادت نبوی سے وصال مبارک تک مکی و مدنی زندگی، آپ کی ازواج و اولاد اور دیگر متعلقات سیرت ذکر کرنے کے بعد دوبارہ آپ کے جد اول عبد المطلب اور ان کی اولاد کا ذکر کیا ہے۔ بعد ازاں نبی کریم ﷺ کے دیگر اجداد (ہاشم، عبد شمس) اور ان کی اولاد کا تذکرہ کیا ہے۔

نسب نامہ نبوی کی تقسیم اور ترتیب

انساب الاشراف میں امام بلاذری نے نبی کریم ﷺ کے مادری و پدری سلسہ نسب کو قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اکثر مقامات پر دیگر نسابین اور سیرت نگاروں کی آراء سے موافقت کی ہے البتہ بعض مقامات پر مخالفت بھی کی ہے۔ یوں اس کتاب میں بعض منفرد معلومات بھی مہیا ہو گئی ہیں۔ بلاذری نے دیگر نسابین کی طرح نبی کریم ﷺ کے شجرہ نسب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ البتہ بلاذری کے ہاں بیان نسب کی ترتیب دیگر نسابین سے مختلف ہے۔ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کے ذکر سے آغاز کیا ہے۔ بلاذری کے ہاں شجرہ نسب کی ترتیب حسب ذیل ہے:

حصہ اول: حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت آدم علیہ السلام تک

حصہ دوم: ادد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک

حصہ سوم: نبی کریم ﷺ سے عدنان تک

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت آدم علیہ السلام

پہلی روایت کے مطابق:

إبراهيم الخليل بن آزر وهو تارخ بن ناخور ابن ساروع بن أرعوا بن فالغ بن عابر بن أرفخشذ بن سام نوح عليه السلام بن لامك بن متوشلخ بن أخنوخ- وهو إدريس عليه السلام- بن يارد بن مهلائيل بن قينان بن أنوش بن شيث بن آدم۔[2]

دوسری روایت کے مطابق

إبراهيم بن أزر بن ناحر بن السارع بن الراع بن القاسم ابن كعبر بن السالح بن الرافد بن السائم بن نوح بن سلكان بن مثوبة بن إدريس عليه السلام بن الزائد بن مهلهل بن قنان بن الطاهر بن هبة الله بن آدم [3]

نسب نامہ نبوی کا پہلا حصہ: تجزیاتی مطالعہ

شجرہ نسب کے اس حصہ میں امام احمد بن یحی بلاذری نے دو روایات ذکر کی ہیں۔ پہلی روایت میں سلسلہ نسب کی پشتوں کی تعداد (19) جبکہ دوسری روایت میں یہ تعداد 20 ہے۔ اسماء اور القاب میں معمولی فرق پایا جاتا ہے۔ بلاذری نے پہلی روایت کو ہی مشہور اور ثابت شدہ قرار دیا ہے۔ الأول أثبت وأشهر[4]

ابو عبد اللہ مصعب الزبیری نے سلسلہ نسب کے اس حصہ کو نسابین کے ہاں متفقہ اور غیر مختلف فیہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

وأجمع أهل النسب، لا اختلاف بينهم[5]

اہل نسب کا اتفاق ہے کہ نسب کے اس حصہ کے متعلق ان کے مابین کوئی اختلاف نہیں۔

مصعب الزبیری نے ایک روایت میں 21 اسماء اور دوسری میں 19 اسماء ذکر کئے ہیں۔ سمعانی نے الانساب میں (18) اسماء ذکر کئے ہیں۔ ابن اسحاق اور ابن ہشام نے 20 افراد کے اسماء ذکر کئے ہیں[6]۔ حضرت ابراہیم علیہ

---

[2]۔ ایضاً۔

Ibid.

[3] ۔ انساب الاشراف، ج1، ص:18

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.18

[4] ۔ ایضاً۔

Ibid.

[5] ۔ مصعب الزبیری، مصعب بن عبد اللہ، نسب قریش، دار المعارف، القاھرۃ، ص:4

mṣʿb ālzbyry, mṣʿb bn ʿbdāllh, nsb qryš, dār ālmʿārf, āl-qāhrh, P.4

[6]۔ ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، تحقیق: مصطفی السقا و ابراہیم الابیاری، عبد الحفیظ شلبی، مطبعہ مصطفی البابی مصر، 1955ء، ج1، ص:4

ābn hšām, ʿbd ālmlk bn hšām, ālsyrh ālnbwyh, tḥqyq: mṣṭfy ālsqā-wa-ābrāhym ālābyāry, ʿbd ālḥfyẓ šlby, mṭbʿh mṣṭfy ālbāby mṣr, 1955, vol.1, P.4

السلام سے حضرت نوح علیہ السلام تک نسب ذکر کرنے کے بعد حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی اسے اھل نسب کے ہاں متفق علیہ قرار دیاہے۔

"لا يختلف جمهور أهل النسب ولا أهل الكتاب في ذلك إلا في النطق ببعض هذه الأسماء"[7]

اگر ان اسماء کا ان کتب انساب اور کتب سیرت کی روشنی میں تجزیہ کیاجائے تو یہ تفصیل سامنے آتی ہے:

امام بلاذری نے ایک روایت میں ابراہیم بن آزر اور دوسری میں ابراہیم بن اُزر ذکر کرتے ہوئے تارخ کو اُزر کالقب قرار دیاہے۔اس ضمن میں بلاذری نے ہشام بن کلبی کا قول ذکر کیاہے:

"سمعت من يذكر أن تارخ لقب لأبي إبراهيم وقال الشرقي بن القطامي: اسمه تارخ، ولقبوه أزر۔ وهو السند والمعين.."[8]

میں نے تذکرہ نگاروں سے سنا کہ تارخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کالقب ہے اور شرقی بن قطامی نے کہا:ان کانام تارح اور لقب اُزر ہے۔اُزر کامطلب سہارااور مددگار ہے۔

مصعب الزبیری نے ابراہیم بن اُزر اور دوسری روایت میں بلاذری کی طرح ابراہیم بن تارح لکھاہے ۔ابن اسحاق نے بھی ابراہیم بن اُزر ذکر کیاہے۔اُزر کے والد کانام بلاذری نے ناحور اور ناحر ذکر کیاہے۔مصعب الزبیری نے التاجر اور ناحور،ابن ہشام نے ناحور اور امام شامی نے بھی ناحور لکھاہے۔بلاذری کے نزدیک ناحور کے والد کانام ساروغ یاسارع ہے۔مصعب الزبیری نے الشاجع اور دوسری روایت میں اسرع جبکہ امام شامی[9] نے شاروخ اورامام سمعانی نے شاروغ لکھاہے۔ابن حبیب بغدادی نے اشرغ لکھاہے[10]۔

---

[7] ۔ابن حجر عسقلانی،احمد بن علی،ابوالفضل،فتح الباری شرح صحیح البخاری،دار المعرفۃ،بیروت:ج6،ص:389
ābn ḥğr ʿsqlāny, āḥmd bn ʿly, ābw ālfḍl, fṯḥ ālbāry šrḥ ṣḥyḥ ālbẖāry, dār ālmʿrfh , byrwt, vol.6, P.389

[8] ۔انساب الاشراف،ج1،ص:19
ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.19

[9] ۔محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد،دار الکتب العلمیۃ،بیروت،لبنان،1993ء،ج1،ص:312
mḥmd bn ywsf ālṣālḥy ālšāmy, sbl ālhdy wa ālršād fy syrh ẖyr ālʿbād, dār ālktb ālʿlmyh, byrwt, lbnān, 1993ʾ, vol.1, P.312

[10] ۔محمد بن حبیب بغدادی،المحبر،دار الاٰفاق الجدیدۃ،بیروت،ص:4
mḥmd bn ḥbyb bġdādy, ālmḥbr, dār ālāٰfāq ālğdydh, byrwt, P.4

بلاذری کے نزدیک ساروع کے والد کا نام پہلی روایت میں ارعوا اور دوسری میں الراع ہے۔ مصعب الزبیری کے نزدیک الراعی اور دوسری روایت میں ارعو ہے۔ سمعانی نے اس پشت کا تذکرہ نہیں کیا[11]۔

بلاذری کے نزدیک ارعوا کے والد کا نام پہلی روایت میں فالغ اور دوسری میں قاسم ہے۔ مصعب الزبیری نے بھی قاسم اور دوسری روایت میں فالغ اور سمعانی نے فالغ لکھا ہے۔ فالغ کے والد کا نام بلاذری نے پہلی روایت میں عابر اور دوسری میں کعبر لکھا ہے۔ مصعب الزبیری نے پہلی روایت میں یعبر اور دوسری روایت میں عابر لکھا ہے، سمعانی نے بھی عابر نقل کیا ہے۔

عابر کے والد کے بعد بلاذری نے پہلی روایت میں ایک پشت کا ذکر نہیں کیا جس کا ذکر اکثر سیرت نگاروں نے کیا ہے۔ بلاذری کے نزدیک دوسری روایت میں عابر بن ارفخشذ ہے۔ سمعانی نے عابر بن شالخ اور مصعب الزبیری نے پہلی روایت میں یعبر بن السائح اور دوسری روایت میں عابر بن شالخ نقل کیا ہے۔ بلاذری نے مصعب الزبیری کی طرح دوسری روایت میں کعبر بن السائح لکھا ہے[12]۔

بلاذری کے نزدیک پہلی روایت میں ارفخشذ بن سام بن نوح ہے۔ دوسری روایت میں السائح بن الرافد بن السائم بن نوح ہے۔ مصعب الزبیری کے ہاں السائح بن الرافد بن السائم بن نوح ہے۔ سمعانی کے نزدیک شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح ہے[13]۔ سمعانی نے یارد کے بعد ایک پشت کا ذکر نہیں کیا[14]۔

حضرت نوح سے آگے کے سلسلہ نسب میں بلاذری اور مصعب الزبیری کے ہاں دس افراد آتے ہیں البتہ کہیں کہیں اسماء کے تلفظ میں معمولی سا فرق پایا جاتا ہے۔ شجرہ نسب کے اس حصہ میں امام بلاذری کے ذکر کردہ اسماء اور بعض دیگر نسابین اور سیرت نگاروں کے ذکر کردہ اسماء کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اہل نسب

---

[11] ۔السمعانی، عبد الکریم بن محمد، الانساب، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد، 1962، ج1، ص:25
ālsmʿāny, ʿbd ālkrym bn mḥmd, ālānsāb, mğls dāyrh ālmʿārf āl ʿtmānyh, ḥyd rābād, 1962, vol.1, P.25

[12] ۔ایضاً۔
Ibid.

[13] ۔ایضاً۔
Ibid.

[14] ۔الانساب للسمعانی، ج1، ص:25
Āl-ānsāb llsmʿāny, vol.1, P.25

اور سیرت نگاروں کے مابین شجرہ نسب کے اس حصہ کے متعلق کوئی اختلاف نہیں البتہ اسماء کے تلفظ اوراعراب میں معمولی نوعیت کا فرق پایا جاتا ہے۔

نسب نامہ نبوی کے اس حصہ کے آخر میں بلاذری نے یہ وضاحت کی ہے کہ حضرت شیث کالقب ہی "هبة الله" ہے۔ بلاذری لکھتے ہیں:

"لما قتل قائين بن آدم أخاه هابيل، ولد لآدم شيث. فقال آدم: هذا هبة من الله، وخلف صدق من هابيل. فسمي شيث: هبة الله"[15]

جب قائین (قابیل) بن آدم نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تو آدم علیہ السلام کے ہاں شیث علیہ السلام کی ولادت ہوئی، تب آدم علیہ السلام نے کہا کہ یہ اللہ کی جناب سے ہبہ ہے او اپنے بھائی ہابیل کا خلفِ صادق (نعم البدل) ہے۔ یوں شیث کو ھبۃ اللہ کالقب دیا گیا۔

شجرہ نسب کے اس حصہ میں بلاذری نے بعض اسماء کا تعارف اور وجہ تسمیہ بھی ذکر کی ہے۔ ادریس لقب کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے بلاذری نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے:

"وروي عن محمد بن إسحاق بن يسار، إنه قال:سمي أخنوخ «إدريس» لأنه أول من خط بقلم ودرس الكتب"[16]

اخنوخ کو ادریس کا نام اس لئے دیا گیا کہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قلم کے ذریعہ لکھا اور کتب کا درس دیا۔

درج بالا روایت سیرت ابن اسحاق اور سیرت ابن ہشام میں موجود نہیں ہے۔ جبکہ امام بلاذری نے اسے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ البتہ امام سہیلی نے اسے اپنی کتاب الروض الانف میں ذکر کیا ہے[17]۔ انوش کا تعارف بلاذری نے یوں کرایا ہے:

وكأن أنوش أول من غرس النخلة، وزرع الحبة، ونطق بالحكمة[18]

---

[15] ۔انساب الاشراف، ج1، ص:18

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.18

[16] ۔ایضاً۔

Ibid.

[17] ۔السہیلی، ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبداللہ، الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویۃ، دار احیاءالتراث العربی، بیروت:1412ھ، ج1، ص:78

Āl-shyly, ābw āl-qāsm ʿbdālrḥmn bn ʿbdāllh, āl-rwḍ āl-ānf fy šrḥ ālsyrh ālnbwyh, dār āḥyāʾāltrāṯ ālʿrby, byrwt:1412AD, vol.1, P.78

[18] ۔ایضاً۔

وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے درخت لگایا، اناج اگایا اور حکمت کا درس دیا۔

اسی طرح قاسم (فالغ) کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الذي قسم الأرض بين ولد نوح[19]

جس نے نوح علیہ السلام کی اولاد میں زمین کو تقسیم کیا۔

اسی طرح امام بلاذری نے اُزر نام کی وضاحت کی ہے جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

نسب نبوی کا دوسرا حصہ

نسب نامہ نبوی کے دوسرے حصہ کے بارے میں علمائے نسب کا آپس میں اختلاف ہے۔ امام بلاذری سمیت اکثر نسابین نے عدنان سے آگے نسب بیان کرنے سے توقف کیا ہے۔ بلاذری نے نسب نامہ مبارک کے اس حصہ کے متعلق درج ذیل دو روایات ذکر کی ہیں۔

"أدد بن نابت بن الهميسع بن تيمن بن نبت بن قيدر بن إسماعيل"[20]

مندرجہ بالا روایت بلاذری نے کلبی سے نقل کی ہے۔ دوسری روایت ذکر کرتے ہوئے بلاذری لکھتے ہیں:

"أدد بن الهميسع بن أشجب بن نبت بن قيدر بن إسماعيل"[21]

یہ روایت نقل کرنے کے بعد بلاذری لکھتے ہیں:

"قول الكلبي أثبت"[22] کلبی کا قول زیادہ ثابت شدہ ہے۔

نسب نامہ مبارک کا دوسرا حصہ ادد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک ہے۔ اس میں ماہرین انساب اور سیرت نگاروں کے ہاں کافی اختلاف پایا جاتا ہے بلکہ اکثر سیرت نگاروں نے عدنان سے آگے نسب بیان کرنے سے منع کیا ہے۔

---

[19] ۔ انساب الاشراف، ج1، ص:18

Ibid.

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.18

[20] ۔ ایضاً۔

Ibid.

[21] ۔ انساب الاشراف، ج1، ص:25

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.25

[22] ۔ ایضاً۔

Ibid.

انساب الاشراف میں امام بلاذری نے عباس ابن ہشام کے واسطے سے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نسب میں اادد تک پہنچتے تو فرماتے:

"كذب النسابون، كذب النسابون"[23]

نسب نگاروں نے جھوٹ بولا۔ نسب نگاروں نے جھوٹ بولا۔

"قال الله عز وجل: وقرونا بين ذلك كثيرا"[24]

اللہ تعالی کا فرمان ہے۔ اور اس کے درمیان بہت ساری صدیاں ہیں۔

عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں:

"ولو شاء رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعلمه لعلمه"[25]

اگر رسول اللہ اسے جاننا پسند فرماتے تو ضرور جان لیتے۔

مندرجہ بالا روایت کو طبری نے اپنی تفسیر میں عبد اللہ بن مسعود کی سند سے روایت کیا ہے[26]۔ ناصر الدین البانی اس روایت کو موضوع قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس روایت کو سیوطی نے جامع میں ابن سعد اور ابن عساکر کی روایت سے ابن عباس سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے۔

"كان إذا انتسب لم يجاوز في نسبته معد بن عدنان بن أد ثم يمسك ويقول: كذب النسابون"[27]

جب آپ ﷺ نسب بیان کرتے تو معد بن عدنان بن ادد سے تجاوز نہ کرتے پھر فرماتے کہ نسب نگاروں نے جھوٹ کہا

---

[23] ۔طبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن، احمد محمد شاکر، مؤسسة الرسالة، 2000ء، ج16، ص:529
ṭbry, mḥmd bn ǧryr, ǧāmʿālbyān fy tāwyl āl-qrān, āḥmd mḥmd šākr, mwssh āl-rsālh,2000ʾ, vol.16, P.529

[24] ایضاً۔
Ibid.

[25] ۔انساب الاشراف، ج1، ص:25
ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.25

[26] ۔طبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن، تحقیق: احمد محمد شاکر، مؤسسة الرسالة، 2000ء، ج16، ص:530
ṭbry, mḥmd bn ǧryr, ǧāmʿāl-byān fy tāwyl āl-qrān, tḥqyq: āḥmd mḥmd šākr, mwssh āl-rsālh, 2000ʾ, vol.16, P.530

[27] ایضاً۔
Ibid.

ناصر الدین البانی لکھتے ہیں کہ امام عبد الرؤوف مناوی نے دونوں مقامات پر سکوت اختیار کیا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ امام مناوی اس روایت کی سند سے واقف ہی نہ ہوں، بصورت دیگر وہ اس کی شرح ضرور کرتے[28]۔

امام بلاذری کی طرح بعض دیگر سیرت نگاروں (ابن سعد، ابن عساکر) نے بھی اس روایت کو ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ امام سہیلی لکھتے ہیں:

"الأصح في هذا الحديث أنه من قول ابن مسعود"[29]

اس حدیث کے متعلق صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے۔

اس ضمن میں بلاذری نے عمرو بن محمد الناقد کے واسطے سے ابن ابی حثمہ کا قول نقل کیا ہے:

"ما وجدنا في علم عالم ولا شعر شاعر من وراء عدنان بثبت"[30]

ہم نے کسی عالم کے علم میں اور نہ ہی کسی شاعر کی شاعری میں عدنان سے اوپر کسی کو ثابت پایا۔

روح بن عبد المؤمن کے واسطے سے بلاذری نے شعبی کا قول نقل کیا ہے:

"إنما حفظت العرب من أنسابها إلى أدد"[31] اہل عرب نے اپنے انساب ادد تک محفوظ رکھے ہیں۔

امام قسطلانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو حضور سید عالم ﷺ کے نسب کو آدم علیہ السلام تک پہنچاتا ہو تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور کہا:

من اخبره بذلک: اسے کس نے اس کی خبر دی۔

آخر میں امام قسطلانی لکھتے ہیں:

"فالذی ینبغی لنا: الإعراض عما فوق عدنان، لما فیه من التخلیط والتغییر للألفاظ، وعواصة تلك الأسماء، مع قلة الفائدة"[32]

---

[28]۔ناصر الدین البانی، ابو عبد الرحمن، سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة، دار المعارف، الریاض، 1992ء، حدیث:111

nāṣr āldyn āl-bāny, ābw ʿbd āl-rḥmn, slslh āl-āḥādyṯ ālḍʿyfh-w-ālmwḍwʿh, dār āl-mʿārf , āl-ryāḍ , 1992 ʾ, ḥdiṯh.111

[29] ۔الروض الانف،ج1،ص:66

Āl-rwḍ āl-ānf, vol.1, P.66

[30] ۔انساب الاشراف۔ج1،ص:25

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.25

[31] ۔ایضاً۔

Ibid.

ہمارے لئے مناسب یہ ہے کہ عدنان سے اوپر نسب بیان کرنے سے اجتناب کریں کیونکہ اس سے اوپر کے نسب میں الفاظ میں تغیر اور اختلاط ہے، جبکہ نسب بیان کرنے سے فائدہ بہت کم ہے۔

ابن عبد البر نے اس بارے میں لکھا ہے کہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ عدنان حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہیں۔ ابن حزم نے جوامع السیرۃ میں نسب رسول ﷺ عدنان تک بیان کرنے کے بعد لکھا ہے:

"ههنا انتهى النسب الصحيح الذى لا شك فيه.وعدنان بلا شك من ولد إسماعيل الذبيح"[33]

یہاں پر صحیح نسب کا اختتام ہوتا ہے۔ اور عدنان بلاشک وشبہ اسماعیل ذبیح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

امام شامی سبل الہدی الرشاد فی سیرۃ خیر العباد میں لکھتے ہیں:

"لاخلاف أن عدنان من ولد إسماعيل بن إبراهيم صلى الله عليه وسلم، إنما الخلاف في عدد من بين عدنان وإسماعيل من الآباء فمقلّ ومكثر"[34]

اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کہ عدنان حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد سے ہیں۔ امام بخاری نے بھی حضور سید عالم ﷺ کے سلسلہ نسب کو عدنان تک ذکر کیا ہے۔

"محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان"[35]

---

[32]۔قسطلانی،ابو العباس شهاب الدين،احمد بن ابی بكر،المواهب اللدنيه بالمنح المحمدية،المكتبة التوفيقية،القاهرة،ج1،ص:62

qsṭlāny, ābw āl-ʿbās šhāb āl-dyn, āḥmd bn āby bkr, āl-mwāhb āl-ldnyh bālmnḥ āl-mḥmdyh, āl-mktbh āl-twfyqyh, āl-qāhrh, vol.1, P.62

[33] ۔ابن حزم اندلسی،ابو محمد علی بن احمد،جوامع السيرة النبوية،دار الكتب العلمية،بيروت،ص:4

ābn ḥzm āndlsy, ābw mḥmd ʿly bn āḥmd, ǧwāmʿ āl-syrh āl-nbwyh, dār āl-ktb ālʿlmyh, byrwt, P.4

[34] ۔محمد بن يوسف الصالحی الشامی،سبل الہدی و الرشاد،دار الكتب العلمية،بيروت،1993ء،ج1،ص:239

mḥmd bn ywsf āl-ṣālḥy ālšāmy, sbl āl-hdy-w-ālršād, dār āl-ktb ālʿlmyh, byrwt, 1993ʾ, vol.1, P.239

[35]۔بخاری، محمد بن عبداللہ،صحيح البخاری، مطبعة السلطانية،مصر،1311ھ،كتاب المناقب، باب مبعث النبیﷺ،ج5،ص:44

bḥāry, mḥmd bn ʿbdāllh, ṣḥyḥ āl-bḥāry, mṭbʿh āl-slṭānyh, mṣr, 1311h, ktāb āl-mnāqb, bāb mbʿṯ ālnbyﷺ, vol.5, P.44

رہی یہ بات کہ عدنان سے حضرت اسماعیل تک کتنی پشتیں ہیں تو اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے مکمل نسب بیان کیا ہے جبکہ بعض نے ادد تک نسب بیان کیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

بلاذری کے نزدیک عدنان اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے درمیان سات پشتیں آتی ہیں۔ سمعانی نے بھی سات آباء کا ذکر کیا ہے۔ ابن ہشام نے آٹھ آباء کا ذکر کیا ہے۔ مصعب الزبیری نے اڑتیس آباء و اجداد کا ذکر کیا ہے[36]۔ امام قسطلانی نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کیا:

"عن ابن عباس: بين عدنان وإسماعيل ثلاثون أبا لا يعرفون"[37]

عدنان اور اسماعیل علیہ السلام کے درمیان تیس آباء ہیں جو غیر معروف ہیں۔

نسب نبوی ﷺ کا تیسرا حصہ

نبی اکرم ﷺ سے عدنان تک:

"ابو القاسم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب (شيبة الحمد)بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانه بن خزیمه بن مدرکه(عمرو) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان"[38]

شجرہ نسب کے تیسرے حصہ میں امام بلاذری کا بیان کردہ نسب نامہ نبوی تمام نسابین کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ اس حصہ میں ذکر کئے گئے نسب نامہ نبوی میں متفقہ طور پر اکیس آباء و اجداد کے اسماء ذکر کئے گئے ہیں۔ البتہ ناموں میں کہیں کہیں اختلاف پایا جاتا ہے جس کی ظاہری وجہ یہ ہے کہ بعض نسب نگاروں نے سلسلہ نسب کے افراد کے اصل نام ذکر کئے ہیں اور بعض نے معروف ناموں پر اکتفاء کیا ہے۔ اس ضمن میں کہیں کہیں اصل ناموں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر امام بلاذری نے مدرکہ کا نام عمرو لکھا ہے[39]۔ جبکہ ابن ہشام نے عامر لکھا ہے[40]۔ امام بلاذری کی طرح ابن سعد اور ابن کثیر نے بھی عمرو نقل کیا ہے[41]۔

---

[36] ۔الانساب للسمعانی، ج1، ص:25۔

Āl-ānsāb llsmʿāny, vol.1, P.25

[37] ۔المواهب اللدنية ، ج1، ص:62

Āl-mwāhb āl-ldnyh, vol.1, P.62

[38] ایضاً۔

Ibid.

[39] ۔انساب الاشراف، ج1، ص:40

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.40

[40] ۔السيرة النبوية لابن ہشام، ج1، ص:7

نبی کریم ﷺ کے شجرہ نسب کے اس حصہ میں آپ کے آباء و اجداد میں سے متعدد افراد اپنے القاب سے مشہور و معروف ہوئے اور ان کے اصل نام پردۂ اخفا میں چلے گئے۔ امام بلاذری نے اس ضمن میں کافی تفصیل مہیا کی ہے جن سے ان کے اصل ناموں اور القاب پر روشنی پڑتی ہے۔ ذیل میں انساب الاشراف کی روشنی میں نسب نبوی کے اس حصہ کے آباءواجداد کا مختصر تعارف کیا جارہا ہے۔

عبداللہ بن عبدالمطلب :

ان کی کنیت ابو قثم تھی۔ بعض کے نزدیک ان کی کنیت ابو محمد یا ابو احمد تھی۔ عبد اللہ بن عبد المطلب کی وفات کے متعلق بلاذری نے تین روایات نقل کی ہیں۔ پہلی روایت نقل کرنے کے بعد اسی کو صحیح اور مستند قرار دیا ہے۔

1. رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی عبد اللہ کی وفات اس وقت ہوئی جب کہ آپ ﷺ ابھی مادر رحم میں تھے۔ دیگر سیرت نگاروں نے بھی اسی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔[42]
2. عبد اللہ بن عبد المطلب کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک 6 ماہ تھی۔
3. عبد اللہ بن عبد المطلب کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک تقریباً بیس ماہ تھی۔

بلاذری نے تینوں روایات نقل کرنے کے بعد عبد اللہ بن عبد المطلب کی وفات کا واقعہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ عبد المطلب نے انہیں کھجوروں کی تجارت کی غرض سے مدینہ روانہ کیا تھا۔ آپ نے بنی نجار میں اپنے ننہال میں قیام کیا اور وہیں وفات پائی۔ دوسری روایت کے مطابق عبد اللہ بن عبد المطلب اپنے ننہال کی ملاقات کی غرض سے مدینہ آئے تھے۔ وہیں بیمار ہو کر وفات پائی۔ تیسری روایت کے مطابق آپ غزہ (فلسطین) کے تجارتی سفر سے واپسی

Āl-syrh āl-nbwyh lābn hšām, vol.1, P.7

[41] ۔ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد ،الطبقات الکبری، تحقیق: احسان عباس، دار صادر، بیروت، 1968ء، ج1، ص:55۔ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، السیرۃ النبویۃ ،دار المعرفۃ، بیروت: 1395ھ، ج1، ص:83

ābn sʿd, ābw ʿbd āllh mḥmd, āl-ṭbqāt āl-kbry, ṭḥqyq: āḥsān ʿbās, dār ṣādr, byrwt, 1968ʾ, vol.1, P.55

[42] ۔ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: ان کے نام میں کوئی اختلاف نہیں البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ ان کی وفات کب ہوئی۔ ابن حجر نے پہلی دو روایات ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ پہلی روایت ہی ثابت شدہ ہے۔ فتح الباری، ج7، ص:16

fṭḥ āl-bāry, vol.7, P.16

پر بیمار ہو کر مدینہ آئے۔ اپنے ننہال میں قیام کیا، وہیں وفات پائی اور دار نابغہ میں دفن کیا گیا[43]۔ وفات کے وقت ان کی عمر ایک روایت کے مطابق 25 برس اور ایک روایت کے مطابق 28 برس تھی۔ بعد ازاں بلاذری نے وہ مرثیہ نقل کیا ہے جو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ان کی وفات پر کہا۔[44]

عبد المطلب ابن ہاشم:

عبد المطلب کی کنیت ابو الحارث تھی۔ امام بلاذری نے ان کے متعلق تفصیلی معلومات مہیا کی ہیں۔ بلاذری کے مطابق ان کا اصل نام شیبۃ الحمد تھا اور کنیت ابو الحارث تھی[45]۔ اپنی وفات تک یہ قریش کے سردار رہے۔ یہاں بلاذری نے ہاشم بن عبد مناف کی شادی، عبد المطلب کی ولادت، ان کی شیبۃ الحمد اور عبد المطلب کی وجہ تسمیہ کے متعلق تفصیلی واقعہ ابن سعد اور عباس بن ہشام کلبی کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام بلاذری نے عبد المطلب کے متعلق دیگر نسب نگاروں کی نسبت زیادہ معلومات مہیا کی ہیں کہ ان پر الگ سے ایک مضمون لکھا جا سکتا ہے۔

ہاشم بن عبد مناف:

ہاشم کی کنیت ابو نضلہ اور اصل نام عمرو[46] تھا۔ ہاشم نام کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے بلاذری لکھتے ہیں:

"إنما سمي هاشما، لأنه هشم لهم الخبز"[47]

ان کا نام ہاشم اس لئے رکھا گیا کہ انہوں نے اپنی قوم کے لئے روٹی کے ٹکڑے کئے۔

یہاں بلاذری نے ابن ہشام کلبی کی سند سے عبد اللہ بن عباس سے مکمل واقعہ نقل کیا ہے۔[48]

---

[43] ۔ علامہ عینی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی کی وفات تو دار نابغہ میں ہوئی البتہ انہیں دار حارث بن ابراہیم میں دفن کیا گیا۔ العینی، بدر الدین، محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ج16، ص:301

ālʿyny, bdr āl-dyn, mḥmwd bn āḥmd, ʿmdh āl-qāry šrḥ ṣḥyḥ āl-bḫāry, dār āḥyāʾ āl-trāṯ ālʿrby, byrwt, vol.16, P.301

[44] ۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: انساب الاشراف، ج1، ص:86

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.86

[45] ۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ ان کا نام ان کی سخاوت کی وجہ سے شیبۃ الحمد تھا۔ اور ایک اور کنیت ابو البطحاء تھی۔ عمدۃ القاری، ج16، ص:301

ʿmdh āl-qāry, vol.16, P.301

[46] ۔ ابن حجر عسقلانی نے ابن قتیبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ان کا اصل نام عامر تھا۔ فتح الباری، ج7، ص:16

fṭḥ āl-bāry, vol.7, P.16

[47] ایضاً۔

Ibid.

عبد مناف بن قصی:

ان کا اصل نام مغیرہ اور کنیت ابو عبد شمس تھی۔ بلاذری لکھتے ہیں کہ انہیں ان کی خوبصورتی کی بناء پر قمر[49] پکارا جاتا تھا۔ ان کی والدہ حبی بنت حلیل نے عبد مناف کو قریش کے سب سے بڑے بت مناف کا خادم بنا دیا تھا۔ اس بناء پر ان کے والد[50] نے انہیں عبد مناف[51] کہنا شروع کر دیا۔ امام بلاذری لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ حجر میں تحریر پائی گئی جس میں لکھا تھا:

"أن المغيرة بن قصي أوصى قريشا بتقوى الله وصلة الرحم"[52]

مغیرہ بن قصی لوگوں کو خوف خدا اور صلہ رحمی کی نصیحت کیا کرتے تھے۔

قصی بن کلاب:

ان کی کنیت اپنے بڑے بیٹے عبد مناف کے نام پر ابو مغیرہ تھی۔ اصل نام زید تھا۔ زید کی قصی وجہ تسمیہ کے متعلق بلاذری نے قدرے تفصیل بیان کی ہے۔ لکھتے ہیں:

بنی قضاعہ سے ربیعہ بن حرام حج کی غرض سے مکہ آیا اور یہیں مقیم ہو گیا۔ جب قصی کے والد کلاب بن مرہ کا انتقال ہو گیا تو ربیعہ نے کلاب کی بیوہ فاطمہ بن سعد سے شادی کر لی۔ فاطمہ بنت سعد کے ہاں کلاب بن مرہ کے دو بیٹے متولد ہوئے تھے۔ زھرہ اور زید۔ والد کی وفات کے وقت زید چھوٹا بچہ تھا۔ ربیعہ فاطمہ بنت سعد اور زید کو اپنے ساتھ لے کر اپنے آبائی وطن روانہ ہو گیا جبکہ زھرہ کو مکہ میں ہی چھوڑ دیا۔ چونکہ زید اپنے وطن سے دور رہ رہے تھے اس بناء پر ان کا نام قصی پڑ گیا۔ وجہ تسمیہ ذکر کرنے کے بعد امام بلاذری نے قصی بن کلاب کہ مکہ واپسی اور مکہ میں

---

[48] ۔ انساب الاشراف، ج،1، ص:60

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.60

[49] ۔ علامہ عینی لکھتے ہیں: کان یقال قمر البطحاء لجماله۔ عمدۃ القاری، ج16، ص:302

ʿmdh āl-qāry, vol.16, P.302

[50] ۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ ان کی ماں نے ہی ان کا نام عبد مناف رکھا تھا۔ عمدۃ القاری، ج16، ص:30

ʿmdh āl-qāry, vol.16, P.30

[51] ۔ امام شامی لکھتے ہیں کہ مناۃ کی خدمت کے لئے خاص کیا گیا تھا، ان کا نام عبد مناۃ پڑ گیا، بعد ازاں قصی نے عبد مناۃ بن کنانہ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے عبد مناف کر دیا۔ سبل الہدی والرشاد، ج1، ص:272

Sbl āl-hdy-w-āl-ršād, vol.1, P.272

[52] ۔ انساب الاشراف، ج1، ص:55

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.55

ان کے اعزاز واکرام کے متعلق تفصیلی معلومات مہیا کی ہیں۔ قصی کے دوسرے لقب مجمع کے متعلق بلاذری نے حذافہ بن غانم قرشی کا شعر نقل کیا ہے۔

"أَبُوكم قصيٌّ كَانَ يدعى مُجَمِّعًا ... بِهِ جمع اللَّه القبائلَ من فِهر

وأنتم بنو زَيْد وزيد أبوكم ... بِهِ زيدت البطحاءُ فخرًا عَلَى فخر"[53]

تمہارا باپ قصی ہے جنہیں مجمع کہا جاتا تھا۔ اسی کے ذریعہ اللہ نے فہر کے منتشر قبائل کو اکٹھا کیا اور تم زید کی اولاد ہو اور زید تمہارا باپ ہے، ان کے ذریعہ وادی بطحاء نے فخر در فخر حاصل کیا۔

کلاب بن مرۃ:

کلاب بن مرۃ کے متعلق بلاذری نے بہت تھوڑی معلومات درج کی ہیں۔ بلاذری کے مطابق کلاب[54] کی کنیت ابوزھرہ تھی۔ بلاذری نے ہشام کا ایک قول نقل کیا ہے کہ بنی عبد الرحمن بن عوف گمان کرتے تھے کہ زھرہ کا اصل نام مغیرہ تھا اور کلاب اپنی کنیت ابو مغیرہ کرتے تھے۔[55]

مرۃ بن کعب:

مرۃ بن کعب کی کنیت ابو یقظہ تھی۔ امام بلاذری نے مرۃ بن کعب کے متعلق زیادہ تفصیل فراہم نہیں کی۔

کعب بن لوئ:

ان کی کنیت ابوھصیص تھی۔ بلاذری لکھتے ہیں کہ کعب کا عربوں میں بڑا مقام و مرتبہ تھا۔ عام الفیل کے واقعہ تک لوگ کعب کی وفات کے دن سے تاریخ[56] کا تعین کرتے تھے۔ پھر عام الفیل کے واقعہ سے اور بعد ازاں عبد

---

[53] ۔ انساب الاشراف، ج:1، ص:53

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.53

[54] ۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ ان کا اصل نام حکیم تھا۔ یہ شکار کے بہت شوقین تھے۔ اکثر شکار کتوں کے ذریعہ کرتے تھے۔ اس بناء پر ان کا نام کلاب پڑ گیا۔ عمدۃ القاری، ج16، ص:302

ʿmdh āl-qāry, vol.16, P.302

[55] ۔ انساب الاشراف، ج1، ص:51

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.51

[56] ۔ ابن حجر اور علام عینی نے بھی ذکر کیا ہے کہ اہل عرب ان کی وفات کے دن سے تاریخ کا تعین کرتے تھے اور یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے جمعہ کے دن لوگوں کو جمع کیا۔ نیز اہل عرب جمعہ کے دن کو یوم العروبۃ کہا کرتے تھے۔ فتح الباری، ج7، ص:163

fṯḥ āl-bāry, vol.7, P.163

المطلب کی وفات کے دن سے تاریخ کا تعین کرنا شروع کر دیا۔ کعب حج کے دنوں میں لوگوں کو خطبہ دیا کرتے اور کہا کرتے:

"أيها الناس افهموا واسمعوا وتعلموا أنه ليل ساج، ونهار صاح، وإن السماء بناء، والأرض مهاد، والنجوم أعلام لم تخلق عبثا، فتضربوا عن أمرها صفحا. الآخرون كالأولين والدار أمامكم، واليقين غير ظنكم. صلوا أرحامكم، واحفظوا أصهاركم، وأوفوا بعهدكم وثمروا أموالكم، فإنها قوام مرواتكم، ولا تصونوها عما يجب عليكم. وأعظموا هذا الحرم وتمسكوا به فسيكون له نبأ، ويبعث منه خاتم الأنبياء. بذلك جاء موسى وعيسى"[57]

اے لوگو! سنو اور سمجھو اور جان لو کہ رات تاریک ہے اور دن روشن ہے، آسمان چھت ہے اور زمین بچھونا ہے، ستارے نشانیاں ہیں جو فضول تخلیق نہیں کئے گئے کہ تم ان کے معاملہ سے صرف نظر کر جاؤ۔ بعد میں آنے والے پہلے والوں کی طرح ہیں۔ دار آخرت تمہارے سامنے ہے، پس تم صلہ رحمی کرو، اپنے سسرالی رشتوں کی حفاظت کرو، عہد کی پاسداری کرو۔ اپنے مال کو بڑھاؤ بے شک یہ تمہاری مروت کی بنیاد ہے۔ جو تم پر لازم ہے اسے بچا کر نہ رکھو، اس حرم کی عظمت کا خیال رکھو اور اس میں لزوم اختیار کرو، عنقریب یہاں سے خبر آئے گی اور یہاں سے خاتم الانبیاء کی بعثت ہو گی۔ یہی خبر موسی اور عیسی لے کر آئے۔ بعد ازاں کعب یہ شعر پڑھا کرتے۔

"على فترة يأتي نبي مهيمن ... يخبر أخبارا عليما خبيرها"[58]

دور فترت کے بعد ایک عظیم الشان نبی تشریف لائے گا

تمہیں وہ خبر دے رہا ہے جسے خبر دینے والا بہت علیم ہے۔

لوئ بن غالب:

لوئ بن غالب کی کنیت ابو کعب تھی۔ امام بلاذری نے لوئ بن غالب کا قول نقل کیا ہے۔

غالب بن فہر: غالب بن فہر کی کنیت ابو تیم تھی۔ امام بلاذری نے ان کے متعلق سے سے زیادہ تفصیل فراہم نہیں کی۔

فہر بن مالک: فہر بن مالک کی کنیت ابو غالب تھی۔ بلاذری نے فہر کے متعلق زیادہ تفصیل فراہم نہیں کی صرف اتنا لکھا ہے:

---

[57] ایضاً۔

Ibid.

[58] ۔انساب الاشراف، ج1، ص:47

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.47

"فهر جماع قريش"[59]

مالک بن نضر: مالک کی کنیت ابو الحارث تھی۔

نضر بن کنانہ: نضر کا اصل نام قیس اور کنیت ابو یخلد تھی۔ ان کے والد کنانہ انہیں کے نام سے اپنی کنیت ابو قیس کرتے تھے۔ نضر کو ان کی خوبصورتی اور چہرے کی تازگی کی وجہ سے نضر نام دیا گیا[60]۔

کنانہ بن خزیمہ، خزیمہ بن مدرکہ: ان کی کنیت ابو قیس یا ابو نضر تھی۔ خزیمہ کی کنیت ابو الاسد تھی۔ امام بلاذری نے ان دونوں کے متعلق زیادہ تفصیل درج نہیں کی صرف نام اور کنیت لکھنے پر اکتفاء کیا ہے۔

مدرکہ بن الیاس: مدرکہ کا اصل نام عمرو[61] اور کنیت ابو ھذیل تھی۔ امام بلاذری نے یہاں مدرکہ نام کی وجہ تسمیہ کے متعلق ابن ہشام کلبی کی سند سے ایک واقعہ نقل کیا ہے، لکھتے ہیں:

مدرکہ کے والد الیاس بن مضر کے اونٹ بدک کر بھاگ گئے۔ الیاس نے اپنے بیٹے عمرو سے کہا کہ میں اس طرف اونٹ تلاش کرتا ہوں اے عمرو تم دوسرے طرف اونٹ تلاش کرو۔ الیاس نے اپنے دوسرے بیٹے عامر سے کہا کہ تم شکار تلاش کرو اور ہمارے لئے کھانا تیار کرو۔ چنانچہ الیاس اور ان کا بیٹا عمرو اونٹوں کی تلاش میں چل دیئے ۔ عمرو نے اونٹوں کو تلاش کر لیا، لہذا ان کے والد نے انہیں کہا: انت مدرکتہ۔ یوں یہ نام ان کے اصل نام پر غالب آ گیا۔[62]

الیاس بن مضر

---

[59] ۔ ابن حجر عسقلانی نے زہری کا قول نقل کیا ہے کہ ان کی ماں نے ان کا نام قریش رکھا تھا جبکہ باپ نے فہر نام رکھا تھا۔ ابن حجر مزید لکھتے ہیں کہ فہر لقب ہے یا فہر نام ہے اور قریش لقب ہے۔ فتح الباری، ج7، ص:163۔ علامہ عینی نے کلبی کا قول نقل کیا ہے ہو جماع قریش ۔ نیز لکھتے ہیں : فهر قريش کے باپ ہیں پس جو کہ فہر کی اولاد سے نہیں ہے وہ قریش سے نہیں ہے۔ عمدۃ القاری، ج16، ص:302

ʿmdh āl-qāry, vol.16, P.302

[60] ۔ علامہ عینی لکھتے ہیں: سمی بالنضر لوضائته وجماله و اشراق لون وجهه۔ انہیں ان کی چمک، خوبصورتی اور چہرے کے رنگ کی چمک کی وجہ سے نضر نام دیا گیا۔ عمدۃ القاری، ج16، ص:302

ʿmdh āl-qāry, vol.16, P.302

[61] ۔ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: اسْمه عَمْرو عِنْد الْجُمْهُور۔ جمہور کے نزدیک ان کا نام عمرو ہے۔ البتہ ابن ہشام کے نزدیک ان کا نام عامر ہے۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ج1، ص:4

ābn hšām, āl-syrh āl-nbwyh lābn hšām, vol.1, P.4

[62] ۔ انساب الاشراف، ج1، ص:40

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.40

الیاس کی کنیت ابو عمرو تھی۔ امام بلاذری نے الیاس نام کے مادہ اشتقاق اور معنی کے متعلق مختلف اقوال نقل کئے ہیں:

اول: یہ یاس سے مشتق ہے۔ بلاذری لکھتے ہیں کہ مجھے علی الاثرم نے ابو عبیدہ سے خبر دی کہ بیماری اور کمزوری کو یاس کہا جاتا ہے۔

دوم: الیاس بعض اوقات عربوں کے اس قول سے مشتق ہوتا ہے۔ فلان الیئیس۔ فلاں شخص جنگ میں بہت ثابت قدم رہتا ہے۔ اس صورت میں الیاس کا مطلب بہادر اور ثابت قدم آدمی ہو گا۔

قرین قیاس یہی دوسرا قول ہے جیسا کہ ابن الانباری نے الیاس نام کے معانی میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے[63]۔

امام بلاذری مزید لکھتے ہیں کہ الیاس کی وفات جمعرات کے روز ہوئی۔ ان کی بیوی خندف ہر جمعرات کو صبح سے رات گئے تک ان کی جدائی میں رویا کرتی تھی۔ جیسے کہ شاعر نے کہا:

"لقدعصت خندف من نہاہا تبکی علی الیاس فما اباھا"[64]

خندف جو کہ الیاس پر آہ و بکا کرتی ہے اس نے منع کرنے والوں کی نافرمانی کی پس کسی نے بھی اسے انکار نہ کیا۔

مضر بن نزار:

مضر کی کنیت ابو الیاس تھی۔ مضر کے بارے میں امام بلاذری نے ابن ہشام کلبی کی سند دے روایت کیا کہ مضر اپنے دور میں سب سے زیادہ حسین آواز کے مالک تھے۔ ایک مرتبہ یہ اونٹ سے گر پڑے اور ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ مضر نے یا یداہ یا یداہ پکارنا شروع کر دیا۔ چراگاہ میں موجود اونٹ ان کی آواز سے مانوس ہو کر ان کے پاس جمع ہو گئے۔ بعد ازاں جب یہ تندرست ہوئے اور سواری کرنے لگے تو انہوں نے حدی خوانی کی۔ یوں یہ پہلے شخص تھے

---

[63] ۔ ابن الانباری نے لکھا ہے کہ الیاس نام کے تلفظ کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یہ ہمزہ کی زیر کے ساتھ افعال کے وزن پر ہو جیسے اسحاق ہے اس صورت میں یہ عجمی ہو گا۔ یا یہ الالیس سے ماخوذ ہو جس کا معنی ایسا بہادر آدمی جو میدان جنگ میں ثابت قدم رہتا ہے۔ اس صورت میں اس کا وزن ہمزہ کی زبر کے ساتھ افعال ہو گا اور یہ عربی ہو گا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ یہ الالس سے افعال کے وزن پر ہو اس صورت میں اس کا معنی احمق اور جاھل ہو گا۔ ابو بکر الانباری، الزاھر فی معانی کلمات الناس، ج2، ص:124

ābw bkr āl-ānbāry, āl-zāhr fy mʿāny klmāt āl-nās, vol.2, P.124

[64] ۔ انساب الاشراف، ج1، ص:40

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.40

جنہوں نے حدی خوانی کی۔ یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے کہا بصبصن اذ حدین۔ان کا یہ قول ضرب المثل بن گیا۔

امام بلاذری نے روح بن عبد المومن کی سند سے حضرت حسن سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا تسبوا مضر فإنه كان مسلما"[65]

تم مضر کو برا مت کہو کیونکہ وہ مسلم تھے۔

امام بلاذری نے دوسری روایت میں عمرو بن محمد الناقد کی سند سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا تسبوا مضر وربيعة فإنهما قد أسلما"[66]

مضر اور ربیعہ کو برا مت کہو کیونکہ وہ دونوں اسلام لے آئے تھے۔

اس طرح کی ایک روایت متعدد مفسرین نے سورۃ المومنون کی آیت مبارکہ "أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جاءَهُمْ ما لَمْ يَأْتِ آباءَهُمُ الْأَوَّلِينَ" کی تفسیر کے ضمن میں نقل کی ہے۔ مثال کے طور پر امام زمخشری اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت درج کی ہے:

"عن النبي صلى الله عليه وسلملا تسبوا مضر ولا ربيعة فإنهما كانا مسلمين، ولا تسبوا قسا فإنه كان مسلما"[67]

نزار بن معد:

نزار بن معد کی کنیت ابو ایاد تھی۔ان کی والدہ کا نام معانہ بنت جشم یا عنہ بنت جوشن یا ناعمہ تھا۔امام بلاذری نے نزار بن معد کی وفات کے تذکرہ کے ضمن میں نزار کے بیٹوں کی ذہانت اور قیافہ شناسی کا ایک دلچسپ واقعہ نقل کیا ہے۔[68]

---

[65] ۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، تحقیق:وصی اللہ محمد عباس، مؤسسة الرسالته، بیروت، 1983ء، ج2، ص:833۔ حدیث: 1524

āḥmd bn ḥnbl, fḍāyl āl-ṣḥābh, tḥqyq:wṣy āllh mḥmd ʿbās, mwssh āl-rsālth, byrwt, 1983ʾ, vol.2, P.833, ḥdiṯh:1524

[66] ۔ ایضاً

Ibid.

[67] ۔ زمخشری، ابو القاسم محمود بن عمرو، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، دار الکتب العربی، بیروت، ج3، ص:194

zmḫšry, ābw āl-qāsm mḥmwd bn ʿmrw, āl-kšāfʿn ḥqāyq ġwāmḍ āl-tnzyl, dār āl-ktb ālʿrby, byrwt, vol.3, P.194

معد بن عدنان:

معد بن عدنان کی کنیت ابو نزار، ابو حیدہ یا ابو قضاعہ تھی۔ امام بلاذری نے معد بن عدنان کے متعلق زیادہ تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ البتہ معد بن عدنان کی اولاد کا اختصار سے ذکر کیا ہے۔

خلاصہ بحث

انساب الاشراف میں امام احمد بن یحیی بن جابر بلاذری نے نسب نامہ نبوی ﷺ کے ضمن میں نبی کریم ﷺ کے آباء واجداد کے اسماء و القاب کے متعلق بعض منفرد معلومات مہیا کی ہیں۔ انساب الاشراف چونکہ بنیادی طور پر انساب کی کتاب ہے لہذا امام بلاذری کی مہیا کردہ معلومات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مقالہ ہذا میں انساب الاشراف میں ذکر کردہ نسب نبوی ﷺ کا خلاصہ درج ذیل ہے:

- امام بلاذری نے نسب نامہ نبوی ﷺ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔
- امام بلاذری کی رائے میں نسب نامہ نبوی ﷺ کا پہلا اور تیسرا حصہ علمائے انساب کے ہاں متفق علیہ ہے۔ البتہ دوسرے حصہ (عدنان تا اسماعیل) میں نسابین کے مابین اختلاف ہے۔ امام بلاذری نے جمہور علمائے انساب کی پیروی کرتے ہوئے اس حصہ کے بارے میں اپنی رائے دی ہے۔
- امام بلاذری نے نسب نامہ میں موجود نبی کریم ﷺ کے آباء و اجداد کے اسماء و القاب کے اختلاف کے متعلق مختلف آراء ذکر کی ہیں۔ نیز اپنی رائے کا اظہار بھی کیا ہے۔
- نسب نامہ نبوی ﷺ کے تیسرے حصہ (عدنان سے حضرت محمد ﷺ) میں موجود آباء النبی ﷺ کے بارے میں امام بلاذریؒ نے تفصیلی مواد فراہم کیا ہے جسے اختصار کے ساتھ مقالہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
- مقالہ ہذا میں انساب الاشراف میں بیان کردہ سلسلہ نسب کے افراد کے اسماء و القاب کے متعلق مختلف آراء کا دیگر کتب انساب اور کتب سیرت کی روشنی میں تجزیہ کیا گیا ہے۔

---

[68] ۔ انساب الاشراف، ج1، ص:38

ānsāb āl-āšrāf, vol.1, P.38